بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۵

324

روزنامہ

قادیان

الفضل

دوشنبہ

نمبر ۲۸۲	سنہ ۱۹۴۵ء ۳ دسمبر	سنہ ۱۳۶۴ھ ۲۷ ذوالحجہ	۱۳۲۴ ہش ۳ ماہ فتح	جلد ۳۳

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۲ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل شام زیادہ سے زیادہ بخار ۲/۱۰۰ تھا۔ کل درد بہت زیادہ رہی۔ لیکن رات کو پسینہ آ گیا۔ مگر کمزوری زیادہ محسوس ہوتی رہی۔ گھٹنے کی درد میں قدرے کمی ہے۔ آج دن میں بھی بخار کم رہا۔ اس وقت ٹمپریچر ۲/۹۹ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج درد کل کی نسبت کم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل مکرم جناب ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب دہلی سے جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب امرتسر سے اور جناب ڈاکٹر مہندرہ صاحب امرتسر سے X Ray لینے کے لئے تشریف لائے آج لاہور سے ڈاکٹر وگ صاحب اور جناب ڈاکٹر عبد الحق صاحب تشریف لائے جہاں سے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور جناب ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب مشورہ میں شامل ہوئے۔ اور علاج تجویز کیا گیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

انتخابات کے شور و شر میں

جماعت احمدیہ پر سراسر غلط الزام

(از ایڈیٹر)

انتخابات کے شور و شر میں مسلمانوں کے اخبارات ان کے علماء۔ ان کے خطیب اور ان کے لیکچرار ایک دوسرے کے خلاف جو طریق عمل اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ نہایت ہی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ ایسے نازک موقعہ پر اس کا نتیجہ نہایت خطرناک نکل سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ جوش میں کوئی کسی کی نہیں سنتا۔ اور ہر فریق اپنی تفرقہ انگیز اور نقصان رساں سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس وقت حالت کہاں تک پہنچ چکی ہے۔ اس کا اندازہ ایک مسلمان اخبار کی حسب ذیل سطور سے لگایا جا سکتا ہے۔

"اس وقت ہندوستان کی سیاست میں ایک بحرانی کیفیت رونما ہے۔ جماعتی کشمکش کا تلاطم پورے جوش سے اپنا زور دکھا رہا ہے۔ مسلمان مسلمان کے مقابلے پر اپنی پوری طاقت خرچ کر رہا ہے۔ اور افراد اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی گردنیں کاٹنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ یہ طغیانی اور فساد صرف جماعتوں کے درمیان ہی برپا نہیں ہے۔ بلکہ وہ افراد کو بھی اس اکھاڑہ میں کھینچ کر لے آیا ہے۔ آپ خود ذہن پر زور ڈال کر ان اشخاص و افراد کا تصور کیجئے۔ جو سیاسی کشمکش سے پہلے کس قدر سنجیدہ۔ شائستہ۔ خلیق۔ اور عادل نظر آتے تھے۔ لیکن مسلم لیگ اور کانگرس، مسلم لیگ اور جمعیۃ العلماء، اور مسلم لیگ اور حسین احمد، مسلم لیگ اور احرار انکا نزاع جونہی شروع ہوا ان کی فطرت بدل گئی۔ ان کی خوبو میں تغیر پیدا ہو گیا۔ ان کی اخلاقی حالت شرمناک حالت تک پہنچ گئی...... طغیانی اور تلاطم کے زمانہ میں ان کی سیرتیں اس حد تک مسخ ہو گئیں۔ کہ ان کی صورتوں کا پہچاننا مشکل ہو گیا:...... مولانا مدنی اور آزاد سے ایک بار نہیں ہزار بار اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن انہیں بازاری گالیاں دینا ان کی شان میں بدمعاشوں اور کنجڑوں کی طرح منہ کھولنا ان پر الزامات تراش کر سفلہ خوئی اور شرارت کا مظاہرہ کرنا اور اس غنڈہ گردی کے لئے نظم و نثر اخبار و پلیٹ فارم زبان و قلم کو وقف کر دینا کیا اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ امن اور سکون کے زمانے میں اخلاقی غلاظتیں اور گندگیاں تہ میں چھپی بیٹھی تھیں۔ جونہی انہیں ابھرنے کا موقعہ ملا وہ سطح پر آ گئیں۔ اور اسلامی اور انسانی اخلاق کے پورے دریا کو غلیظ اور گندہ کر کے رکھ دیا۔ بے انصافی جھوٹ۔ سب و شتم۔ غنڈہ گردی۔ اوباشی۔ بے شرمی غرض وہ کونسے جرائم اور رذائل ہیں۔ جو آج قومی اخلاق کی حیثیت سے ظاہر نہیں ہو رہے ہیں۔ وہ کونسا مکروہ سے مکروہ اتہام ہے۔ جس کا ارتکاب روزانہ وقتوں میں نہیں کیا جا رہا...... جن اخلاق کردار کا مظاہرہ کرنے والوں کو جیلوں میں رکھنا چاہیئے۔ وہ آج قوم کے لیڈر قوم کے ایڈیٹر۔ قوم کے خطیب۔ قوم کے مصلح بنے ہوئے ہیں۔"

اسی اخبار نے یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ

"یہ الیکشن اور انتخاب کا زمانہ ہے۔ جس میں ہر قسم کے شیاطین رسیاں توڑ کر میدان میں آ گئے ہیں۔ ابھی تو شیطنت کی ابتدا ہے۔ دیکھتے رہئے آگے کیا ہوتا ہے۔ یہ انتخاب چھانٹ انتخاب جو چن چن کر جرائم پیشہ لوگوں کو میدان میں لاتا اور انگلیوں پر نچاتا ہے"۔

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آجکل مسلمان ایک دوسرے کے خلاف کیا کچھ کر رہے ہیں۔ اور جوں جوں صوبجاتی اسمبلیوں کا انتخاب قریب آتا جا رہا ہے۔ ان کے افسوسناک نہیں بلکہ شرمناک طریق عمل میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس تمام شور و شر میں آج تک جماعت احمدیہ نے قطعاً کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت سارے ہندوستان میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو انتخابات کے سلسلہ میں نہایت سکون اور وقار سے کام لے رہی ہے۔ اور جو طریق جمہور مسلمانوں کے لئے مفید سمجھتی ہے۔ اسے اپنے امام کی ہدایت کے ماتحت متحدہ طور پر عمل کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اخبارات ہمارے متعلق جو غلط بیانیاں ان دنوں محض انتخابات کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ ان کو بھی نظر انداز کر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے افسوس کہ ایک مسلم اخبار جس نے آجکل جماعت احمدیہ کے خلاف خصوصیت سے اتہام تراشی کی مشق شروع کر رکھی ہے۔ اس میں عدم صبر کے ساتھ ہم پر بھی یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ ہم نے ان اصحاب کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگائے ہیں۔ جنہیں عام طور پر مسلمان عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"آج اس دیدہ دلیری اور بے حیائی سے ہمارا ہندوستان مسلم لیگ اور اس کا پریس غیر لیگی اسلامیان ہندوستان اور ان کے قابل عزت رہنماؤں کی پگڑی اچھال رہا ہے۔ وہ آنے والی دنیا کے لئے ایک المناک حقیقت رکھتا ہے۔ ان لیگی دہریہ (کمیونسٹ) مرزائی اور شیعہ حضرات اور ان کے پریس کی جانب سے روزمرہ حضرت مولانا ابو الکلام آزاد حضرت علامہ عنایت اللہ خان المشرقی۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی عم فیضہم کی شخصیتوں پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ ان کی شان میں گستاخیاں کی جاتی ہیں۔ انہیں ملت اسلامیہ کا غدار کہا جاتا ہے"

حالانکہ ان الفاظ کا جہاں تک جماعت احمدیہ اور اس کے پریس سے تعلق ہے۔ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ کو مسلم لیگ سے ہمدردی ہے۔ کیونکہ مسلم لیگ ہی ایک ایسا نقطہ ہے۔ جس پر

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

تمام مسلمان متحد ہو سکتے ہیں۔ اور اس وقت مسلمانوں کو جس قدر اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ لیکن باوجود اس کے کسی احمدی نے کسی رنگ میں اس شور و شر اور سب و شتم میں کسی قسم کا حصہ نہیں لیا۔ جس میں آج کل مسلمان بری طرح مبتلا ہیں۔ بلکہ ہماری حتی الامکان یہی کوشش ہے۔ کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر حملے کرنے ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے سے باز رکھنے اور اپنے سیاسی اور ملکی مفادات کے لئے متحد ہونے کی تلقین کریں۔

ایسی صورت میں یہ لکھنا کہ جماعت احمدیہ بھی ان لوگوں میں شامل ہے۔ جو ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے۔

طرح طرح کے الزامات عائد کر رہے اور ایک دوسرے کے قابل احترام بزرگوں کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں۔ محض اس تعصب اور کینہ کا نتیجہ ہے۔ جو بعض لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف ہر وقت بے چین کئے رکھتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے وہ ناجائز سے ناجائز حرکت کا ارتکاب اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں*

سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب واقف تحریک جدید کی انگلستان کو روانگی

۴ر دسمبر بروز منگل بوقت پونے تین بجے بعد دوپہر کی ٹرین سے سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب واقف تحریک جدید بغرض تعلیم انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کا پروگرام درج ذیل ہے۔ تا اس کے مطابق جماعتیں اپنے سٹیشن پر ملاقات کر کے اپنے واقف بھائی کو الوداع کہہ سکیں۔

۴ر دسمبر قادیان ۴۵-۲ سہ پہر۔ بٹالہ ۱۵-۳ سہ پہر۔ امرتسر ۰-۵ شام۔ لاہور ۳-۷، روانگی از لاہور ۱۵-۸ (شب) راستے ونڈ ۹-۹ رات فیروزپور ۲۸-۱۰ رات

۵ر دسمبر۔ دہلی ۴۰-۷ (صبح) روانگی از دہلی ۴۵-۸ آگرہ چھاؤنی ۳۱-۱۲ (دوپہر)

۶ر دسمبر۔ بمبئی (V.T.) ۳۵-۴ شام

(سیکرٹری خادم مشنز قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کے خط کا نمونہ

ہمارے احمدیہ فروٹ فارم قادیان میں مالٹوں کے چار پودے خصوصیت سے اچھے نکلے تھے۔ جس پر میں نے یہ چار پودے حضرت اماں جان اطال اللہ ظلہا کے لئے وقف کر دیئے۔ آج انہوں نے ان پودوں کا پھل اتروایا تو اس پھل میں اپنے عزیزوں کو حصہ دار بنانے کے لئے مجھے اپنے ہاتھ سے مندرجہ ذیل نوٹ لکھ کر ارسال فرمایا کہ ان مالٹوں میں سے اتنے مالٹے اس طرح تقسیم کر دو۔ یہ نوٹ چونکہ حضرت اماں جان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور تقسیم بھی انہوں نے خود اپنے خیال کے مطابق کی ہے اس لئے میں ان کے اس نوٹ کا عکس یعنی چربہ درج ذیل کرتا ہوں تاکہ ان کے ہاتھ کی مبارک یادگار قائم رہ جائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد یکم دسمبر ۱۹۴۵ء

حضرت ام المومنین رض کے نوٹ کا چربہ درج ذیل ہے

محمود احمد — ۲۵	ناصر احمد ۱۰
بشیر احمد — ۲۵	ڈاکٹر اسمٰعیل ۱۵
شریف احمد — ۲۵	عزیز احمد ۵
مبارکہ ۱۲	رشید احمد ۵
حفیظہ ۱۲	اسحاق — ۶

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعائیں اور صدقات

قادیان ۲۔ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شدید علالت و ناسازی طبع کی وجہ سے جماعت میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ احباب جماعت انفرادی طور پر دعائیں کرنے کے علاوہ مجموعی طور پر دعائیں کرتے اور صدقات دے رہے ہیں۔ کل یکم دسمبر کو ممبرات لجنہ اماء اللہ دار الفتوح نے مجموعی طور پر دعا کی۔ اور ایک بکرا صدقہ کیا۔ کل بعد نماز عصر حلقہ مسجد مبارک کے خدام نے بھی کچھ رقم جمع کر کے ایک بکرا صدقہ دیا۔ اور بعد نماز فجر مجموعی طور پر دعا کی۔ جماعت احمدیہ بمبئی بانگر متصل قادیان نے ایک بکرا صدقہ دیا۔ اور سب افراد جماعت نے مل کر حضور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور حاسدوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے (۲) عبد الحکیم خان صاحب متعلم بی۔ اے الہ آباد یونیورسٹی ریلوے انجنیرنگ کے امتحان میں کامیابی کے لئے (۳) غلام قادر صاحب مشرق سکندر آباد دکن صحت کے لئے (۴) غلام نبی صاحب سالک سانبھر (مارواڑ) صحت کے لئے (۵) محمد عبد اللہ صاحب مقرب پاک پٹن اپنی والدہ کی بشری کی صحت کے لئے (۶) اہلیہ صاحبہ شیخ عبد اللہ صاحب مرحوم مونگا صحت کے لئے (۷) محمد اسلم صاحب دینا پور ملتان اپنے لڑکے محمد سلیم کی صحت کے لئے (۸) منشی حبیب احمد صاحب کاتب الفضل اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے (۹) محمد عبد العزیز صاحب چیف انسپکٹر بیت المال قادیان اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے (۱۰) چوہدری نشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی اپنی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔

ایم۔ اے میں داخلہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے گزشتہ ماہ ستمبر میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا تھا۔ اب وہ ایم۔ اے میں داخل ہوئے ہیں۔*

تقریب رخصتانہ الحمد للہ میری دو لڑکیوں کا رخصتانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ر نومبر بخیر و خوبی سرانجام پا گیا۔ ان کے نکاح عزیزان چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے و چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔ اے خلف حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی سے ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۵ء کو لاہور میں ہوئے تھے۔ دعوت ولیمہ ۲۷ر نومبر کو عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی میں عمل میں آئی۔

* اور کامیابی کے لئے دعا کے ملتجی ہیں۔

اعلان نکاح چوہدری مشتاق احمد ظہیر واقف زندگی کا نکاح امۃ الحی بنت شیخ عبد الرب صاحب مرحوم کے ساتھ پانچسو روپیہ مہر پر شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے ۱۸ نومبر مسجد فضل لائل پور میں پڑھا۔ احباب*

احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ عبد الحمید آنریری آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ و سکرٹری تحقیقاتی کمشن قادیان۔

* دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے برکت کا موجب ہو۔ بشیر احمد ڈاری واقف زندگی۔

ولادت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو ۸ر نومبر فرزند عطا فرمایا۔ الحمد للہ حضور پر نور نے مولود کا نام عبد الحق تجویز فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ...

قرآن کریم کی سورۃ تکویر کی پیشگوئیاں مسیح موعودؑ کے زمانہ ظہور کی علامات ہیں

(۱)

(از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

سوال۔ سورۃ تکویر کی آیت انہ لقول رسول کریم میں لفظ رسول سے کون رسول مراد ہے۔ اور قول کی اضافت کیسی ہے۔ اگر قول کا لفظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مضاف ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہونے کہ قرآن خدا کا قول نہیں۔ بلکہ غیر اللہ کا ہے جو رسول ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا فرشتہ

جواب

(۱)

بعض مفسرین نے رسول سے مراد اس جگہ جبریل بھی لیا ہے۔ جیسا کہ بیضاوی وغیرہ نے اور بعض نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مراد لئے ہیں۔ جیسا کہ رازی نے اور اگر قول سے مراد قرآن ہو۔ جیسا کہ انہ لقول فصل وما ھو بالھزل میں قول سے مراد قرآن ہے۔ تو بلحاظ واسطہ تنزل وحی جبریل بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اور بلحاظ مورد و مہبط وحی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۲)

سورہ تکویر جس میں آخری زمانہ کے متعلق بارہ امور کے متعلق مسلسل پیشگوئی کی گئی ہے اور ہر امر کی پیشگوئی پیشگردہ کے متعلق اذا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو ظرف زمان کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ جس سے ایک دور جدید کے ظہور کی طرف اشارہ کرنا اصل مقصد ہے۔ جب ہم ان بارہ امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان پر غور کرتے ہیں۔ تو اذا العشار عطلت میں جس امر کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جس میں اونٹوں کی سواری بیکار کر دی جائے گی۔ یعنی اونٹوں کی سواری کی جگہ ایسی نئی نئی سواریاں ایجاد کی جائینگی۔ جن کے ظہور پر اونٹ کی سواری ان مفید ترین سواریوں کے بالمقابل قابل التفات اور جاذب توجہ نہ رہے گی۔ چنانچہ آج اس آخری زمانہ میں ریل گاڑیوں اور موٹروں اور بسوں اور ہوائی جہازوں کی ایجاد نے اونٹ وغیرہ کی سواریوں کے بالمقابل سفر کے آرام اور جلد تر سفر طے کرنے کے لحاظ سے بہت ہی آرام دہ اور مفید تر ہیں۔ واقعی جہاں جہاں یہ نئی سواریاں سفروں میں کام دیتی ہیں۔ لوگ ان کی موجودگی میں اونٹ وغیرہ جانوروں کی سواریوں کی طرف کچھ بھی التفات اور توجہ نہیں دیتے۔ لیکن اونٹوں کی سواری کے بے کار اور ناقابل التفات ہونے کی پیشگوئی جو سورۃ تکویر کی ذکر کردہ پیشگوئیوں میں سے ہے۔ صحیح مسلم میں حدیث نبوی لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا کے رُو سے یہ علامت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے ظہور زمانہ کی قرار دی ہے۔

اور جب ہم سورۃ تکویر کی اس اونٹوں کی سواری کے بیکار اور ناقابل التفات ہونے کی پیشگوئی کو حدیث نبوی کے رو سے مسیح موعود کے زمانہ کی علامات میں سے قرار دیتے ہیں۔ تو ساتھ ہی سورۃ تکویر کی دوسری پیشگوئیوں کے مسئلہ کے حل کرنے کے لئے اس حدیث کو بطور مفتاح قرار دے کر دوسری پیشگوئیوں کو بھی آسانی سے حل کر سکتے ہیں۔ یعنی ان معنوں میں کہ سورۃ تکویر کی پیشگوئیاں درحقیقت مسیح موعود کے زمانہ ظہور کے لئے بطور علامات کے قرار یافتہ ہیں۔ اور اس صورت میں آیت انہ لقول رسول کریم کے رسول سے مراد حضرت مسیح موعود کا وجود مراد لینا محل کلام کے رو سے زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اس معنوی پہلو کے رو سے قول رسول کریم کی اضافت لامیہ قرار پائیگی۔ جو تقدیر کلام کے رو سے قول لرسول کریم کی صورت میں متحقق سمجھی جائے گی۔ اور لام کا حرف افادہ کے معنے بھی دیتا ہے۔ اس صورت میں قول رسول کریم کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ قول جو سورۃ تکویر میں بطور پیشگوئیوں کے پایا جاتا ہے۔ یہ اس بزرگ رسول کے فائدہ کے لئے قرار یافتہ ہے۔ جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کی حیثیت میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اس توجیہ معقول کے رو سے اگر قول رسول کریم کی اضافت لامیہ اور رسول کریم سے مراد حضرت مسیح موعود ہو۔ تو یہ غیر مناسب نہ ہوگا۔

(۳)

وہ بارہ امور جن کی پیشگوئیاں سورۃ تکویر میں ہیں۔ جو مسیح موعود کے زمانہ ظہور کے لئے بطور علامات مذکور ہوئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) اذا الشمس کورت یعنی سورج کا دَور جو موز روشن کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ سورج کی تکویر سے جو حسب آیت یکور اللیل علی النھار ویکور النھار علی اللیل (زمر) سورج کے غروب ہونے اور رات کی تاریکی کا دور پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی ایسی تاریکی کا دور جو خیر القرون کے تین دوروں کے بعد شروع ہو کر تیرھویں صدی تک ہزار سالہ تاریکی کی پُر ضلالت کا دور وقوع میں آنے والا تھا۔ وہ وقوع میں آئے گا۔ اور جو فیج اعوج کا پُر ظلمت و پُر ضلالت زمانہ کہلانے والا ہوگا۔ (۲) واذا النجوم انکدرت یعنی ستارے بوجہ کدورت پیدا ہو جانے کے بعد پوری روشنی نہیں دے سکیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ علماء دین جو حدیث اصحابی کالنجوم کے رو سے صحابہ کے قائمقام اور امت مسلمہ کے نمائندہ ہونگے فیج اعوج کے تاریک دور میں ضلالت کے اثرات سے وہ بھی نہیں بچ سکیں گے۔ اور فیج اعوج کے زمانہ میں یا تو تاریک خیالات سے پوری روشنی علم دین کی دینے سے قاصر ہونگے یا نفسانی اغراض درمیان میں حائل ہو جانے سے دین کی روشنی کو مکدر کرنے سے گدلے ستاروں کی طرح پوری روشنی نہ دے سکیں گے جیسا کہ زمینی گرد و غبار اور سفلی حوادث کی وجہ سے آسمانی ستارے پوری روشنی نہیں دے سکتے۔ سورج کی روشنی کی جگہ رات کی تاریکی کا پیدا ہو جانا پھر رات کی تاریکی میں بھی ستاروں کا پوری روشنی دینے سے قاصر ہونا یہ شریعت حقہ اور دین حق کے ابتلا کی طرف اشارہ ہے جو خیر القرون کے بعد وقوع میں آنے والا تھا۔

(۳) واذا الجبال سیرت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ دینی نظام کے اس ابتلاء کے بعد جو اوپر مذکور ہوا ہے۔ زمین پر اسلامی حکومتوں کی تباہی اور بربادی سے بھی دین کی عظمت اور شوکت جو ظاہری طور پر پائی جاتی ہے نہ رہے گی۔ اور غیر اسلامی حکومتیں اسلامی حکومتوں پر قابض ہونے سے دین اسلام کے لئے موجب وبال و اختلال بن جائیں گی۔ چنانچہ خصوصیت کے ساتھ یہ علامت ہندوستان کی اسلامی حکومتوں کی تباہی و بربادی سے نمایاں طور پر ظاہر ہوئی۔ نیز اذا الجبال سیرت میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر ایک طرف ان کے اندر ریل گاڑیوں کے رستے بنائے گئے۔ اور دوسری طرف کاٹے ہوئے پتھروں کو ریل کی لائنوں کو درست اور مضبوط کرنے کے لئے ہزارہا میلوں تک بچھایا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے پہاڑوں کو سیرگاہ بھی بنایا جاتا ہے۔ جب بھی موسم گرما آیا۔ بغرض خنکی متمول اور صاحب حیثیت لوگ آرام اور صحت کے لئے یا عیش و عشرت کے لئے پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں۔ اور اس طرح پہاڑوں کو سیرگاہ بنانے کی پیشگوئی بھی ہندوستان کے گرم ملک کے مختلف پہاڑوں کے ذریعہ پوری ہوتی رہتی ہے۔ حالانکہ پہلے زمانوں میں پہاڑوں کو درندوں اور اژدھاؤں کی وجہ سے خطرناک سمجھ کر لوگ وہاں جانا پسند نہ کرتے تھے۔

(۴) واذا العشار عطلت میں جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا جا چکا ہے۔ نئی نئی سواریوں کی ایجادات کی طرف اشارہ ہے۔ جن کے ذریعہ سفروں کی صعوبتیں اور تکالیف آسان ہو جائینگی اور لوگ آسانی سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا سکیں گے۔ یہ پیشگوئی بھی ریل گاڑیوں اور کاروں اور بسوں اور سٹیمروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ نمایاں طور پر پوری ہو رہی ہے۔ علاوہ اس کے اس میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا مذہبی تنزل ہی رونما نہ ہوگا۔ بلکہ ان کی دنیوی وجاہت اور حیثیت بھی رو بہ تنزل ہوگی۔ انہیں سفروں کے لئے غیر اسلامی حکومتوں کی ایجاد کردہ سواریوں کا دست نگر اور محتاج ہونا پڑے گا۔ چنانچہ یہ سواریاں یعنی ریل گاڑیاں موٹریں بسیں ہوائی جہاز جو غیر اسلامی حکومتوں کی ایجاد کردہ ہیں۔ اور جنہوں نے عرب کا ملک جو اسلام کا مرکزی ملک ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور جس کی مشہور سواری اونٹوں کی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور خدا تعالےٰ کا اس کی نسبت یہ پیشگوئی فرمانا کہ آخری زمانہ میں یہ اونٹوں کی سواری بیکار کی جائے گی۔ اس میں غیر اسلامی حکومتوں کی ایجادیں اور ایجاد کردہ سواریاں جن کے سامنے اونٹوں کی سواری ناقابل التفات ہونے سے معطل اور بیکار قرار دی جائے گی۔ دنیا دار حکومتوں کی اسلامی حکومتوں پر دنیوی نظام اور سازو سامان اور ایجادات اور ترقیات کے لحاظ سے برتری حاصل کرنے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں یہ پیشگوئی نمایاں طور پر پوری ہو رہی ہے۔

(۵) واذا الوحوش حشرت میں اسبات کی پیشگوئی ہے۔ کہ وہ زمانہ ہاں آخری زمانہ جس میں دجالی فتنے تمام روئے زمین پر پھیلنے والے ہیں اور دجالی طبع لوگوں کی تمام تر ہمت اور کوشش حسب آیت ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انہم یحسنون صنعا دنیا طلبی کے سوا کچھ نہ ہوگی کیونکہ ان کی مذہبی زندگی اولٰئک الذین کفروا بآیٰت ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیٰمۃ وزنا ذالک جزاؤھم جہنم بما کفروا واتخذوا اٰیتی ورسلی ھزوا۔ آیات اللہ کا کفر کرنا اور خدا کی ہستی اور اسکی ملاقات کا انکار ہوگا۔ اسی وجہ سے ان کے اعمال جن کے ذریعے وہ دنیوی ترقیات کی انتہاء تک پہنچنے والے ہونگے۔ خدا کے نزدیک سب حبط اور ضائع قرار دیئے جائینگے۔ جن کا خدا کے ہاں کوئی وزن اور قیمت نہیں سمجھی جائے گی۔ اس لئے کہ ان میں للہیت کی روح کا فقدان ہوگا۔ اور اسکی جزا جہنم اور دوزخ ہوگی جو ان کے لئے دنیا میں ہی بطور سزا انہیں جلانے والی ہوگی۔ اس لئے کہ انہوں نے نہ صرف کفر اور انکار تک ہی اپنی مخالفت کا مظاہرہ کیا ہوگا۔ بلکہ خدا کے رسولوں اور اس کے کھلے نشانوں کو نہایت ہی تخفیف اور استہزا میں اڑایا ہوگا۔

یہ مغربی قوموں کی دنیا طلبی اور اس کے اندر منہمک ہونے کا ذکر ہے جو مذہبی تعلیم اور اس کے احکام پر چلنے کو محض لغو سمجھتی ہیں اور جو ہوائے نفس کی اتباع اور میلان طبیعت کی پیروی کو وحشیوں اور جنگلی درندوں اور جانوروں کی طرح شتر بے مہار کی طرز پر آزادانہ زندگی کے مذاق کو پسند کرنے والے ہیں۔ ان کی اسی طرح کی زندگی کے متعلق اذا الوحوش حشرت کی آیت میں پیشگوئی فرمائی گئی کہ اس دجالی فتنہ کے زمانہ میں گویا دنیا کے لوگوں کے اندر وحشیانہ زندگی کا نمونہ پایا جائیگا اور خود روی جو ہوائے نفس اور میلان طبیعت کی اتباع کا نتیجہ ہے عام طور پر دنیا کے لوگ اس میں مبتلا ہونگے۔ گویا بالفاظ دیگر دنیا وحوش اور وحشیوں سے بھری ہوگی اور زمین پر سب وحشی ہی وحشی اکٹھے ہو جائینگے چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور پر دنیا کی یہی حالت تھی اور جب دنیا کے لوگ وحشیانہ زندگی سے وحوش ہی وحوش بن جائینگے تو ایمان یا اسلام کا نمونہ دنیا میں کہاں نظر آسکتا ہے۔ بجز اس کے کہ خدا کا مسیح موعود رجل فارسی اسے ثریا سے اتار کر لائے۔ ویسے بھی جو قومیں ابتداء میں بالکل وحشی خصلت تھیں ان کے عروج اور ترقی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ وحشیانہ حالت سے ترقی کرکے دنیوی عقل اور تہذیب کی طرف رجوع کرینگی پھر دنیوی سامانوں اور ایجادات میں لگ کر اس قدر ترقی کرینگی کہ اس کی وجہ سے تمام دنیا پر چھا جائینگی۔ جیسا کہ یورپ اور مغربی قوموں کی دنیوی ترقی اور ایجادوں میں سبقت لے جانا اور ادنیٰ حالت سے اعلےٰ حالت تک پہنچنا دنیا کے سامنے ایک روشن مثال ہے۔ اذا الوحوش حشرت کی آیت میں بطور پیشگوئی اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

(۶) واذا البحار سجرت میں اسبات کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ دریاؤں سے نہریں نکال لینے اور جنگلوں کو کاشت کے ذریعے آباد کرنے کے باعث خشک کر دیا جائیگا۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی اور جس جس دریا سے بھی نہریں نکالی گئی ہیں اس کا پانی بہت کم ہوگیا ہے۔ اور یہ پیشگوئی بھی نمایاں طور پر پنجاب اور ہندوستان کے اکثر دریاؤں کے متعلق وقوع میں آچکی ہے۔ نہروں کے نکلنے سے جنگلوں کا آباد ہو جانا اور کاشت اور زراعت کا بڑھ جانا بھی نمایاں ہے۔

(۷) واذا النفوس زوّجت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں میل ملاقات کے ایسے سامان پیدا کئے جائینگے کہ جن کے ذریعے تمام دنیا کے لوگ آپس میں ملا دیئے جائینگے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی بھی ریل گاڑیوں اور نئی نئی سواریوں کے ذریعے اور اشاعت علوم اور اشاعت علم السنہ اور کثرت سیر وسیاحت اور کثرت کاروبار تجارت کے ذریعے نمایاں طور پر پوری ہو رہی ہے۔

(۸) واذا الموءودۃ سئلت بای ذنب قتلت اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ عورت کی حیثیت بڑھ جائے گی۔ وہ دنیا میں عزت و وقار کا مقام اور مرتبہ حاصل کر لے گی اور دنیا کے اندر ایسا تغیر پیدا ہوگا کہ وہ عورتیں یا وہ لڑکیاں جو زندہ درگور کے حکم میں تھیں اور جن پر ظلم ہونے سے اس مظلوم فرقہ کی داد فریاد سننے والا کوئی نہ تھا۔ اور نہ ہی ان پر کسی کا ظلم کرنا ظلم کہلاتا تھا۔ جیسا کہ ہندوستان کی سرزمین میں بیوہ عورتوں کو شوہروں کے مرنے پرستی کی رسم کے لئے مجبور کرکے انہیں زندہ جلا دینا اور عرب میں لڑکیوں کو رسم جاہلیت کے ماتحت زندہ قبر میں گاڑ دینا مگر ایک زمانہ اب آنے والا ہے۔ کہ عورتوں کی اس طرح کی مظلومانہ حالت کے متعلق حکومت کی طرف سے قانونی طور پر باز پرس کی جائے گی کہ اس زندہ درگور لڑکی اور ستی کی جانے والی عورت کو کس جرم پر قتل کیا جاتا ہے۔ گویا حکومت کی طرف سے رسم واد یعنی زندہ درگور کرنے کے فعل کو قتل کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اور جس طرح قتل کئے جانے پر قاتل پر مقتول کی حمایت میں حکومت خود قصاص لینے کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح موءودۃ کے متعلق بھی رسم واد کے ظالمانہ فعل کو قتل کے حکم میں سمجھ کر حکومت کی طرف سے اس پر مقدمہ چلایا جائے گا اور قاتل سے باز پرس کی جائیگی۔ چنانچہ اس کا وقوع بھی نمایاں ہے۔

(۹) واذا الصحف نشرت اس میں اس بات کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں صحیفے یعنی کتابیں بہت کثرت کے ساتھ پھیلائی جائینگی یہ اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ مطابع کی ایجادات سے کتابوں اور رسالوں کی اشاعت کا زمانہ قلمی اور تحریری فنون کا زمانہ ہوگا۔ اور مذہبی اور دنیوی امور کی اشاعت اور پراپیگنڈا تحریر کے ذریعے کیا جائیگا۔ یہ پیشگوئی بھی دنیا کے گوشہ گوشہ میں اور ہر ملک اور ہر شہر تک وقوع میں آرہی ہے۔

آئیں اور ملکر احمدیت کو پھیلائیں

جماعت احمدیہ کی ترقی کے جو وعدے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کی کوششوں کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔ مبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے دن رات اسلام و احمدیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اکثر خطبات میں بار بار جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہندوستان میں تبلیغ پر بہت زور دیا جائے۔ تمام افراد جماعت کو فوراً بیدار ہونا چاہیئے۔ اور ہر ایک ممکن طریق سے تبلیغ کرنی چاہیئے۔ نظارت ہذا کا یہ ارادہ ہے کہ پہلے سے تبلیغی رفتار کو تیز تر کیا جائے۔ اور ہر ماہ ہزاروں کی تعداد میں نہایت موثر تبلیغی لٹریچر شائع کیا جائے۔ اور پھر حتی المقدور تمام جماعتوں اور تمام مبلغین کو مفت مہیا کیا جائے۔ لیکن یہ عظیم الشان کام احباب جماعت کے مالی تعاون کا محتاج ہے۔ پس اس کار خیر میں ثواب کیلئے ہم تمام احباب جماعت سے پر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک چندہ دینے والا فرد ہر ماہ ایک معین رقم بطور چندہ نشر و اشاعت ضرور دے۔ تاکہ ہم بڑھتی ہوئی تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں تبلیغی لٹریچر شائع کر سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آپکو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

326

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سوویٹ نظام حکومت اور مذہب

کارل مارکس کا یہ قول کہ مذہب اقوام عالم کے لئے بمنزلہ افیم ہے۔ یعنی "Religion is the opium of the people" کمیونسٹ دنیا کے لئے ایک دلربا فقرہ ہے۔ اور سچ پوچھئے۔ تو اسی کے گرد ان کا تمام فلسفہ گھومتا نظر آتا ہے۔ ان کے نزدیک مذہب ایک ایسی خطرناک چیز ہے۔ جس سے عوام کو بے حس کرکے لوٹا جا سکتا ہے۔ ایک امیر اس کی آڑ میں غریب پر حکومت کرتا چلا آتا ہے امیر کا اپنی دولت پر یہ ادعا کہ ھٰذا من فضل ربی اور غریب کا تقدیر پرشاکر رہنا جزوِ ایمان ہے۔ ظاہری شکل میں اس قول کی تائید کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت دونوں نظریوں میں دھوکہ اور فریب سے کام لیا گیا ہے۔ ایک بالکل ادھوری چیز پیش کرکے اصل بات چھپانے کی اور اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بہتیری خطرناک اور ناپاک چیزیں دنیا میں ایسی ہیں۔ جن کے اچھے اور برے دونوں اثرات ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ باوجود ان کے اچھا اثر رکھنے کے ان کا استعمال ممنوع ہوتا ہے اور وہ اس لئے کہ ان کا شر ان کے نفع سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ شراب اور جوئے کی مثال لیجئے۔ اسلام نے دونوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اور ساتھ دلیل بھی دی ہے کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما۔ یعنی لوگ تجھ سے (اے رسول) دریافت کرتے ہیں شراب اور جوئے کے متعلق۔ کہہ دے۔ ان میں فائدے بھی ہیں لوگوں کے لئے لیکن ضرر بڑا ہے ان کے نفع سے۔ اس سے انکار نہیں۔ کہ کمیونسٹ تحریک میں بعض باتیں اچھی ہیں مگر قرآنی کسوٹی پر پرکھ کر اس کا کھوٹ ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ بڑے بڑے دولتمند اور امراء جو اپنی توندوں کو پورے طور پر اٹھا بھی نہیں سکتے وہ غرباء کے حقوق دبائے چلے آتے ہیں۔ اور ان کی حق تلفی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ اور کمیونسٹوں نے غرباء کو ان کے حقوق دلوائے ہیں۔ تو یہ ایک مستحسن کام ہے۔ اور اسلامی تعلیم فی اموالھم حق للسائل والمحروم ۲۶/۱۸ کے مطابق کیا۔ لیکن یہ محض جھوٹ ہے۔ کہ اس تفریق کا موجب مذہب ہے۔ یہ الزام زبردستی مذہب پر لگا دیا گیا ہے۔ سوویٹ نظام حکومت کے آرٹیکل ۱۲۴ میں حسب ذیل الفاظ پائے جاتے ہیں

"Freedom of Religious worship and freedom of anti-Religious propaganda is recognized for all citizens"

یعنی عبادت کی اجازت ہے۔ اور مذہب کے "خلاف" یا دہریت کے "حق" میں پرچار کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مذہب کے حق میں "تبلیغ" کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو جیل کے دروازے بلکہ ہر قسم کی بدنی سزائیں اس کے لئے موجود ہیں۔ مذہب کا روح کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جس طرح جسم بغیر روح کے مردہ ہے۔ اسی طرح روح بھی بغیر جسم کے محسوس اور مشہود نہیں ہو سکتی۔ زندگی کیلئے دونوں لازم ملزوم ہیں۔ جس طرح جسم کے نشوونما بلکہ زندگی کے قیام کے لئے غذا ضروری ہے۔ بالکل اسی طرح روح بھی بغیر اپنی غذا کے مر جاتی ہے۔ مذہب جو عبادت کا طریق سکھاتا ہے۔ اور اپنے پیدا کرنے والے ازلی ابدی خدا کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ روح کی غذا ہے۔ اگر مذہب دنیا سے مٹا دیا جائے تو خالی روح نشوونما نہیں پا سکتی۔ خالی دنیا کے اموال و اسباب آرام آسائش محض بے کار اور فضول ہیں۔ دل کی حقیقی تسکین صرف اور صرف مذہب کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ ایک انگریز فاضل کارلائل کا قول ہے۔ کہ ایک وقت میں ایک قوم کو دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ مگر سارے وقتوں میں ساری قوم کو دھوکہ میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اس قول کی سچائی ایک تازہ بیان کے اقتباس سے پیش کی جاتی ہے۔ جو مارشل سٹالن نے ایک ایک مسیحی پادری کو مخاطب کرکے دیا۔

دورانِ گفتگو میں مارشل موصوف نے کہا۔ کہ "مذہب ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ہماری بھی ایک تاریخی حیثیت ہے۔ روس کے مذہبی راہنماؤں نے سوویٹ نظام حکومت کو لعنتی قرار دیا اور عوام کو ترغیب دی۔ کہ گورنمنٹ کو ٹیکس ادا نہ کریں۔ بنابریں ہم مجبور ہوئے کہ اپنی پوزیشن کو برقرار رکھیں۔ اور گورنمنٹ نے ایسا کیا۔ ...... بلاشبہ جنگ کے حالات میں دونوں فریق سے زیادتیاں ہوئیں۔ لیکن اب جنگ نے بالکل نئے اور مختلف حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ ...... ہم نے مذہبی دنیا کو دکھا دیا۔ کہ سوویٹ نظام کتنا وطن پرست ہے۔ اسی طرح مذہب کی حب الوطنی بھی ظاہر ہو گئی۔ حقیقتاً مدت مدید سے مذہب "زار" سے اور "زار" کی حکومت سے چمٹا ہوا تھا ...... مذہب دنیا سے مٹایا نہیں جا سکتا۔ کانشنس کو کچلا نہیں جا سکتا۔ مذہب کا کانشنس سے تعلق ہے۔ اور کانشنس ایک آزاد چیز ہے۔" (ترجمہ از اخبار ڈیلی ہیرلڈ مورخہ ۲۳ ۔۔۔)

یہ اس شخص کا نظریہ ہے۔ جو سوویٹ نظام کا موجودہ دماغ ہے۔ مذہب کا دنیا سے مٹانا خیال است و محال است و جنون۔ مذہب فطرت کی آواز ہے۔ دیکھئے جن کا شغل ہی مذہب کو مٹانا ہے۔ وہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ مذہب کا استیصال ناممکن ہے۔ اوپر کے اقتباس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ روس میں مذہب اور حکومت کا ٹکراؤ کیوں ہوا۔ صحیح یا اصل حالات کا ہمیں علم نہیں۔ لیکن ہر صورت میں مذہب کا غلط استعمال اور اسکی آڑ میں ناجائز مقصد حاصل کرنا ایک قابل نفرین فعل ہے لیکن اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا۔ کہ مذہب ایک بری شے ہے۔ مذہب اپنی ذات میں خوبیوں کا حامل ہوتا ہے۔ لیکن اس کا غلط استعمال لوگوں کو دھوکہ میں ڈال دیتا ہے۔ بقول مارشل سٹالن مذہب ایک "تاریخی" امر ہے۔ اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ مذہب نے جو انقلاب دنیا میں پیدا کیا۔ وہ انسانی تدبیریں یا ٹیکلیں نہ پیدا کر سکیں۔ اور نہ کر سکتی ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مذہب ہی تھا۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شیدائیوں جیسے بے نفس انسان پیدا کئے۔ ایک ایسی جماعت تیار کی۔ جس کی نظیر تاریخ کے صفحوں میں کہیں نہیں ملتی۔ ان واقعات کو پڑھ کر روح رقص کرتی ہے۔ کیا دنیا بغیر مذہب کے ایسے ہمدرد انسان پیدا کر سکتی ہے۔ پس مذہب ایسی چیز نہیں۔ جس نے امیر اور غریب کی خلیج کو وسیع کیا ہو۔ بلکہ مذہب اسے مٹانے یا کم کرنے کے لئے آیا۔ یہ سراسر جھوٹا الزام ہے۔ جو مذہب کے اوپر لگایا جاتا ہے۔ کہ اس کے بہانہ سے غریبوں کا خون چوسا جا رہا ہے۔ مذہب اگر نہ ہوتا۔ تو فتنہ اور فساد لاانتہاء ہوتے۔ اور دنیا کی حالت ہر جہت سے بدتر ہوتی۔

(غلام احمد ایم۔ اے از لاہور)

خدام الاحمدیہ لائبریری

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اور اسی مناسبت سے مجلس کی ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں۔ مجلس کی ان ضروریات کو مہیا کرنا احباب جماعت کا فرض ہے۔ اور اسی لئے مجلس اپنے بزرگوں کے سامنے اپنی ضروریات رکھتی رہتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے ایک لائبریری اور مکمل لائبریری کا ہونا ضروری ہے۔ مجلس اس کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ خدا بھلا کرے صوفی علی محمد صاحب کا جنہوں نے مجلس کو الفضل کے گذشتہ ۱۹۳۸ء تک کے فائل مجلد عنایت فرمائے۔ صوفی صاحب آج کل فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

مجلس مرکزیہ کو الحکم اور البدر کے مکمل فائلوں کی بھی ضرورت ہے۔ مجلس کے ذمہ احمدی نوجوانوں کی تربیت کا عظیم الشان کام ہے۔ اور جماعت کی تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات کا کثیر حصہ حضور کی ڈائریوں سے ملتا ہے۔ پس مجلس کے پاس یہ فائل ہونے ضروری ہیں۔ تاکہ حضور کے ارشادات کی روشنی میں مجلس اپنے تربیتی پروگرام کو بنا سکے۔

الحکم اور البدر کے مکمل فائل آج کل ملنے مشکل ہیں۔ اس لئے احباب سے عموماً اور صحابہ کرام سے خصوصاً گذارش ہے۔ کہ اس کار خیر میں ضرور حصہ لیں۔ اور الحکم یا البدر کے مکمل فائل مجلس کو عنایت فرمائیں۔ مجلس ایسے احباب کی بے حد ممنون ہوگی۔ اور ان کی طرف سے اسکو ایک یادگار تصور کرے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء

(عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نجم الہدیٰ

خدام الاحمدیہ کے امتحان مورخہ ۱۳ ۔۔۔ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف نجم الہدیٰ چھپوائی جا رہی ہے۔ جو کہ انشاءاللہ العزیز تین چار دن تک مکمل تیار ہو جائیگی۔ قیمت ۔۔۔ فی نسخہ (علاوہ محصولڈاک) ملنے کا پتہ :۔ دفتر نشرو اشاعت قادیان۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کی خوشحالی کی حقیقت

خاکسار کو اتفاق سے اخبار "پیغام صلح" ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ ازالہ اوہام ا؁ ۹۰ تا ۹۹ مولوی محمد علی صاحب پر چسپاں کرتے ہوئے آپ کو موعود منصور ثابت کرنے کی ناکام اور مضحکہ خیز کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں مصری صاحب نے پیشگوئی مندرجہ بالا کے مطابق مولوی محمد علی صاحب کی خوشحالی ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے "چوتھی علامت کتب میں اس منصور کی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خوشحال ہے خوشحال ہے" یہ علامت تو آپ کے وجود میں اس وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی۔ کہ بعض لوگوں کو آپ کی خوشحالی پر حسد پیدا ہونے لگ پڑا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ آپ مکھن کھاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے آپ مرغیاں اور انڈے استعمال کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے آپ نے بھینس رکھی ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ آپ نے رہائش کے لئے کوٹھی بنائی ہوئی ہے"

اس مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ صاحب مصری نے مولوی محمد علی صاحب کو منصور ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مدح سرائی و مداحیت کی مثال قائم کی ہے۔ آج تک مولوی محمد علی صاحب نے منصور کے مصداق ہونے کا نہ اعلان کیا۔ اور نہ ہی آپ نے اپنے کو اس کا اہل سمجھا دراصل مولوی صاحب پر اس پیشگوئی کا چسپاں کرنا بظاہر شیخ صاحب کی خدمت حضرت امیر نظر آتی ہے۔ مگر در پردہ بعض سیاسی اور ذاتی اغراض ہیں جن کے حصول کے لئے شیخ صاحب اتنا اونچا اچھلنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ لیکن ممکن نہیں کہ مولوی صاحب مصری صاحب کے اس سہارے کے باوجود یہ دعویٰ کر سکیں کہ میں ہی وہ منصور ہوں جس کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں فرمائی ہے۔ جب مولوی صاحب میں اس بات کی جرأت نہیں۔ تو مصری صاحب فرمائیں کیا آپ کے بنانے سے یہ روحانی مرتبہ ان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں تو آپ کو چاہیئے کہ مولوی محمد علی صاحب کو آمادہ کر کے ان سے یہ دعویٰ کرائیں۔ مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مولوی محمد علی صاحب پر چسپاں کرتے ہوئے۔ ان کی دنیاوی خوشحالی کے ثبوت میں یہ بیان کیا ہے کہ مولوی صاحب مکھن کھاتے ہیں۔ مرغیاں اور انڈے استعمال کرتے ہیں۔ بھینس رکھی ہوئی ہے۔ رہائش کے لئے کوٹھی بنوائی ہے۔ مصری صاحب کے نزدیک یہ خوشحالی اس شان کے ساتھ مولوی صاحب کو حاصل ہو چکی ہے کہ اس وجہ سے لوگ ان سے حسد کرنے لگ گئے ہیں۔ مگر میرے خیال میں تو اتنی سی پوزیشن کا مالک ایک عام آدمی کے نزدیک بھی آجکل کے زمانے میں خوشحال کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ وہ رب العالمین رحمٰن رحیم کی درگاہ میں خوشحال کہلانے والوں کی صف میں شمار کیا جائے۔ اگر ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کو منصور کی اسی قدر خوشحالی پسند ہے یا ان کا خدا ایسے ہی خوشحال پیدا کر سکتا ہے۔ تو خیر۔ ورنہ مجھے تو حیرت انگیز طور پر مضحکہ خیز بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود کا منصور صرف اسی قدر خوشحال ہو کہ وہ ایک بھینس رکھے اور اس کا مکھن کھائے۔ اور چند مرغیاں پال کر ان کے انڈے استعمال کرے۔

شیخ عبدالرحمن صاحب کو یاد یا اتنا بھی شعور نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کی ملکیت میں ایک بھینس قرار دینا۔ اور اس سے ان کی خوشحالی ثابت کرنا سراسر فضول ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی رفاقت میں مکھن انڈے اور مرغیاں کھاتے کھاتے یہ بات بھول گئے ہیں کہ دیہاتوں میں بھینس معمولی ترکھان۔ لوہار۔ تیلی۔ اور فقیر کے پاس بھی ہوتی ہے اور وہ سب ان کا مکھن کھاتے ہیں۔ دیہاتوں میں مرغیاں اور انڈے بہت ہوتے ہیں اور عام لوگ ان کی تجارت کرتے ہیں۔ اور کوٹھیاں تو ایسا بھی کوئی بنا لیتا ہے۔

شیخ مصری صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی خوشحالی پیش کرتے ہوئے دراصل تصویر کا ایک رُخ دکھایا ہے۔ اگر وہ مکمل تصویر پیش کر دیتے تو مولوی صاحب کی خوشحالی کی تصویر زیادہ وضاحت کے ساتھ سامنے آجاتی۔ اور منصور ہونے کی حقیقت کھل جاتی۔ میں ذیل میں چند باتیں پیش کرتا ہوں جن میں مولوی صاحب کی خوشحالی کی تصویر کا دوسرا رُخ قارئین کرام کے سامنے آجائے گا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کب سے منصور ہوئے اور کس وقت سے خوشحال ہوئے شیخ صاحب کے الفاظ میں "یہ شخص (منصور) کون ہے؟ میرا دعویٰ ہے کہ اس سے مراد ہمارے امیر حضرت مولوی محمد علی صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی ہیں"

پھر فرماتے ہیں:۔ "یہ صفت یعنی ایسے والی کے خلاف کھڑا ہونے کی صفت جناب میاں صاحب میں نہیں پائی جاتی۔ بلکہ صرف حضرت مولوی محمد علی صاحب میں ہی پائی جاتی ہے۔ آپ ہی جناب میاں صاحب کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں۔ جو حضرت مسیح و مہدی کے اہل بیت میں سے ہیں"

گویا مولوی محمد علی صاحب میں منصور کی صفت صرف اس وقت نمایاں ہوئی جب مولوی صاحب خلافت کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے قادیان سے نکل گئے۔ گویا یہیں سے آپ کی خوشحالی کا دور شروع ہوتا ہے۔ مگر کس طرح؟ اس کے لئے صرف اتنا بتا دینا کافی ہے۔ کہ مولوی صاحب قادیان سے جاتے ہوئے اپنے ساتھ وہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید۔ دیگر سامان لے گئے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت تھا۔ پھر وہ انگریزی ترجمۃ القرآن شائع کر کے حق تصنیف کی تجارت شروع کر دی۔ اور اس ناجائز کمائی سے وہ بن گئے۔ جو آب شیخ مصری صاحب کو نظر آ رہے ہیں۔

معاملہ یہیں تک ختم نہیں ہو جاتا تصویر کے دوسرے رُخ میں اتنا اور اضافہ کرنا ضروری ہے کہ مولوی صاحب نے خوشحالی حاصل کرنے کے لئے اور بھی کئی طریق اختیار کئے۔ مثلاً اپنے باورچی کی تنخواہ اپنی جیب سے ادا کرنے کی بجائے انجمن سے دلاتے رہے۔

(۲) آپ نے انجمن سے بارہا قرض کے طور پر رقوم لیں۔ لیکن ان کی ادائیگی کا وقت ابھی تک نہیں آیا

(۳) اپنے مہمانوں کے اخراجات انجمن پر ڈال دیتے ہیں۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے مولوی محمد علی صاحب ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر کیا مصری صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کے خاندان میں پہلے کوئی بھینس نہ رکھتا تھا تو اس وقت آپ کا خاندان خوشحال نہیں کہلاتا تھا۔

(۲) کیا مولوی محمد علی صاحب نے لاہوری امارت سے قبل انڈے۔ مرغی اور مکھن کا استعمال ترک کیا ہوا تھا۔ اگر نہیں تو اب ان کے ذریعہ نئی خوشحالی کیونکر حاصل ہوئی۔

(۳) کیا مولوی محمد علی صاحب قادیان میں کوٹھی میں نہیں رہا کرتے تھے؟ اور کیا اس وقت دارالامان میں کوٹھی میں رہائش رکھنا ان کی بدحالی تھی؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وجہ کیا ہے کہ شیخ مصری صاحب کو اس قدر درد سر لینا پڑا۔ یہ طبعی سوال ہے جو پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب بھی شیخ صاحب کے ہی الفاظ میں سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔ "اہل دل اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کی خدائی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے ایسے شخص کے قدموں پر اگر کروڑوں روپیہ بھی نچھاور کرنا پڑے۔ تو اس حظ اور سعادت کے مقابلہ میں جو ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے سے ہوتے ہیں یہ روپیہ کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا"

ان الفاظ میں مصری صاحب نے اپنے دل کی بات کہدی۔ اور یہی ان کی تمام خامہ فرسائی کا مقصد تھا شیخ مصری صاحب کی عقل و دانش کی داد دیجئے کہ اپنے "امیر ایدہ اللہ" کو انہوں نے صرف منصور لقب سے ملقب کرنا کافی نہیں سمجھا۔ کیونکہ اصل مراد بن نہ آتی تھی۔ بلکہ غیر مبائعین کو مولوی صاحب کے قدموں پر کروڑوں روپے نچھاور کرنے کی تحریک بھی کر دی۔ تا مولوی صاحب کی خوشحالی میں جو کسر رہ گئی ہو۔ وہ بھی نکل جائے۔ ورنہ ایک طرف مولوی صاحب کو خوشحال منصور قرار دینے۔ اور دوسری طرف اپنی انجمن کی اغراض کی بجائے مولوی صاحب کی ذات کے لئے کروڑوں روپے نچھاور کرنے کے لئے تحریک کرنے کا مطلب ہی کیا ہو سکتا ہے۔

(خاکسار: امیر عالم بی اے از سامانہ)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے موصی

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ موصی حضرات جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے ہیں۔ اور آ کر دفتر سے اپنے حساب کتاب کے متعلق بات چیت کرتے ہیں۔ حالانکہ صرف یہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ حساب کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے کوپن نمبروں کا ہونا از حد ضروری ہے۔ اس لئے موصی حضرات آتے وقت خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے کوپن نمبر لائیں۔ مقامی رسیدات قابل قبول نہ ہوں گی۔ نہ ہی دفتر ہذا کو وہ رسیدات حساب میں ممد ہو سکتی ہیں

سیکرٹری مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لوکل خریداروں کیلئے ضروری اعلان

قادیان کے تمام خریداروں کو اخبار مہیا کرنے کا کام میسرز رفیق اینڈ کو کے سپرد کر دیا گیا ہے جن احباب کی قیمت دفتر کے ذمہ تھی۔ وہ بھی ان کو منتقل کر دی گئی ہے۔ آئندہ لوکل خریداروں کا تعلق کلیۃً ان سے ہوگا۔ ان ہی کو وہ قیمت ادا کریں۔ اور انہی سے اخبار حاصل کریں۔ کوئی شکایت اگر کسی خریدار کو ہو تو بھی ان کو لکھیں —— باہر سے جو دوست چند روز کے لئے قادیان تشریف لائیں۔ اور اپنا اخبار یہاں لینا چاہیں۔ وہ یا تو خود دفتر میں تشریف لا کر لے جایا کریں۔ اور یا یہاں کے قیام کے ایام میں دفتر میں پرچہ ایجنسی سے الگ حاصل کرنے کا انتظام کر لیا کریں۔ یہاں سے واپس جاتے ہوئے ان کے اطلاع دینے پر ان کا پرچہ باقاعدہ ان کے نام جانا شروع ہو جائے گا۔ والسلام (خاکسار منیجر الفضل)

استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول کیلئے مندرجہ ذیل استانیوں کی ضرورت ہے۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ دو کس۔ بی ایس سی بی ٹی کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ ۸۰۔۳۔۱۰۰ مگر تنخواہ حسب لیاقت مل سکتی ہے۔ جے اے وی تین کس گریڈ ۳۰۔۳۔۵۵ ایس وی دو کس ۲۰۔۳۔۳۰ نارمل پاس (جے وی) تین کس ۲۰۔۲۔۳۰ گرانی الاؤنس اس کے علاوہ ہے۔ درخواستیں یا براہ راست حسب قواعد۔ (خاکسار محمد دین منیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان)

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا جس کا نام منصور احمد ولد محمد اسمٰعیل مرحوم عمر بارہ سال۔ رنگ گندمی چہرہ چوڑا ناک چپٹی آنکھیں گول موٹی عرصہ چھ ماہ سے گم ہے۔ پانچویں جماعت تک تعلیم رکھتا ہے اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو ناجرہ صاحبہ نرس معرفت ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب ریلوے روڈ ہسپتال کوہاٹ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ یا اگر اسے کوہاٹ پہنچا دیں۔ تو تمام اخراجات معہ شکریہ ادا کر دیئے جائیں گے۔

تصانیف حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۔ مقطعات قرآنی: مذہبی دنیا میں بالکل نئی کتاب حروف مقطعات کے متعلق عجیب اور جدید انکشافات تمام مقطعات کے معنی ایک اصل کے ماتحت۔ پیرایہ بیان لطیف۔ دلائل پرزور تسلی بخش۔ قیمت مجلد ۸/

۲۔ آبِ حیات دل: حضرت میر صاحب کی پر معارف اور نغز نظمیں جو الفضل میں چھپ کر نہایت مقبول ہو چکی ہیں۔ اکثر نظمیں اتنی دلچسپ ہیں کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ کافی بہت سا غیر مطبوعہ کلام بھی اس میں شامل ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۱۲/

۳۔ گر منہ گر: بالکل تازہ تصنیف مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے نہایت مفید جسمانی اخلاقی تمدنی معاشرتی اور مذہبی نصیحتیں۔ بچوں کے حفظ کرنے عورتوں کے یاد کرنے۔ بڑا حصہ کے پڑھنے۔ اور ہر گھر میں رہنے کے قابل کتاب قیمت ۴/

حضرت میر صاحب کی یہ کتابیں قادیان کے تمام کتب فروشوں سے مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمدیہ دارالاشاعت قادیان

پبلک کے لئے اور زیادہ اونی سامان

جاپان کی جنگ ختم ہونے کے بعد اب حکومت ہند نے ہندوستانی اونی سامان کے کارخانوں کے کافی بڑے حصے کو فوجی ضروریات کے بجائے عام ضروریات کا سامان تیار کرنے پر لگا دیا ہے۔ اس سال جتنا دیسی اونی سامان بازار میں آیا۔ آئندہ سال اس سے دگنی سے بھی زیادہ مقدار میں مہیا ہوگا۔

اونی کپڑے کی درآمد بھی کافی حد تک بڑھ جائے گی

کنٹرول کے داموں سے زیادہ مت دیجیے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA —— 508

بہت تعریف ہو رہی ہے

جناب ڈاکٹر غلام سرور خان صاحب ڈی آئی۔ ایم۔ ایس پلاوانی سے لکھتے ہیں کہ "شیخ توسل حسین صاحب اور دوسرے صاحبان آپ کے موتی سرمہ کی بے حد تعریف کرتے ہیں۔ لہٰذا چار تولہ موتی سرمہ چار علیحدہ علیحدہ شیشیوں میں بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر مشکور کیجئے"

حکیم و ڈاکٹر دونوں معترف ہیں کہ ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا۔ خارش چشم، پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑوال، ناخونہ، سگوہانجنی۔ رتوندا (شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

پتہ:- **منیجر نور اینڈ سنز** نور بلڈنگ۔ قادیان۔ پنجاب

قادیان میں سکنی قطعات

اسوقت قادیان میں مختلف موقعوں پر سکنی زمین قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ واجبی قیمت پر زمین دی جائے گی۔ اور اس بات کی احتیاط رکھی جائے گی کہ زمین تنازعات سے آزاد ہو۔ نیز جو احباب کسی

ضرورت کی وجہ سے اپنی زمین فروخت کرنا چاہیں

وہ بھی ہمارے ذریعہ اس کا انتظام کرا سکتے ہیں۔

خاکسار: **مرزا بشیر احمد قادیان**

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی کا قدیمی دواخانہ جو ۱۹۱۰ء سے جاری ہے کی تیار کردہ "محافظ اٹھرا گولیاں" نہایت ہی اکسیر ہیں یہ نسخہ حضرت حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کا ایجاد کردہ ہے ضرور منگا کر اس موذی مرض سے نجات پا سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ بکمشت معہ محصولڈاک منگوانے پر تیرہ روپے ۱۳۔ اور پانچ تولہ منگوانے پر سوا روپیہ تولہ ارسال کی جاتی ہیں۔ ہر قسم کی ضرورت کے لئے تجربہ شدہ ادویہ خیال کریں۔ منیجر حکیم ملازق عبدالقدیر کاغانی (سند یافتہ) **دواخانہ رحمانی قادیان**

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے۔

قیمت فی تولہ:- ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

حیرت انگیز چاول

ایک معمولی دانہ چاول پر پوری سورۃ قل ہو اللہ لکھی ہوئی نہایت ہی عجیب حیرت انگیز اور متبرک تحفہ۔ باوجود باریک ہونے کے ننگی آنکھ سے عبارت پڑھی جاتی ہے۔ ہدیہ دو روپے۔ الیس اللہ بکاف عبدہٗ لکھا ہوا چاول ایک روپیہ۔ فرمائش پر اردو عربی یا انگریزی کی ہر عبارت چاول پر لکھ کر بھیجی جا سکتی ہے۔ انگریزی میں آپ کا پورا نام جلی پرخوشخط اور دلفریب طرز پر لکھا ہوا۔ صرف ایک روپیہ۔ حیرت انگیز چاول تحفہ میں دینے کے لئے بہت موزوں چیز ہے۔ پتہ:-

عبداللطیف شہید تاجر کتب قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی یکم دسمبر۔ نئی سنٹرل اسمبلی کا بجٹ سیشن ۱۱ر جنوری ۱۹۴۶ء کو شروع ہوگا۔ ۱۲ر فروری ۲۸ر اور ۱۱ر اپریل کے دن غیر سرکاری بلوں کے لئے وقف کئے گئے ہیں۔ ۲۸ر جنوری۔ ۱۴ر فروری اور ۱۱ر اپریل کے دن غیر سرکاری ریزولیوشنوں کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اسمبلی کے جن ممبروں کے نتیجہ کا اعلان ہوگیا ہے۔ وہ ریزولیوشنوں اور بلوں کا نوٹس دے سکتے ہیں۔

لکھنؤ یکم دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کلکتہ میں یہ تجویز رکھیں گے۔ کہ شری سبھاش چندر بوس کی یادگار قائم کرنے کے لئے کانگرس ایک والنٹیر کور مرتب کرے جس کا نام "سبھاش بریگیڈ" ہو۔

واشنگٹن یکم دسمبر۔ مسٹر حسین خاں ایرانی سفیر مقیم امریکہ نے پریذیڈنٹ ٹرومین سے ملاقات کے بعد ایک بیان میں کہا۔ کہ روسیوں نے ایرانی فوجوں کو شمال کی طرف بڑھنے سے روک دیا ہے۔ روسیوں کا کہنا ہے۔ کہ ایرانی فوجوں کی شمال کی طرف پیشقدمی سے خونریزی ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی دھمکی دی ہے۔ کہ اگر حکومت ایران نے اندرونی گڑبڑ روکنے کی کوشش کی۔ تو مزید روسی فوجیں اس علاقہ میں بھیج دی جائینگی۔

ٹوکیو یکم دسمبر۔ اتحادی سپریم کمانڈر نے جاپانی حکومت کو حکم دیا ہے۔ کہ اتحادیوں کی منظوری حاصل کئے بغیر کوئی نیا کرنسی نوٹ چھاپا یا جاری نہ کیا جائے۔ جاپانی وزیر خزانہ ستر ارب روپیہ کے کرنسی نوٹ زمانہ امن کی شرح تبادلہ پر جاری کرنا چاہتے تھے۔

دمشق یکم دسمبر۔ شامی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ برطانی حکام کے ساتھ اس مضمون کی بات چیت ہو رہی ہے۔ کہ تمام کی تمام برطانی افواج کو شام سے واپس بلا لیا جائے۔ کوئی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی۔

دمشق یکم دسمبر۔ دمشق کے تاریخی شہر کے باہر ایک نیا شہر تعمیر ہو رہا ہے۔ جس کا نام دمشق جدید ہوگا۔ اس شہر کا رقبہ چالیس مربع میل تجویز کیا گیا ہے۔ دمشق کی آبادی ۲ لاکھ تیس ہزار ہے۔

سڈنی یکم دسمبر۔ جو امریکی فوجیں بحرالکاہل کے جزیروں سے واپس جا رہی ہیں۔ وہ کروڑوں پونڈ کا سامان سمندر میں پھینک دیتی ہیں۔ یا انہیں نذر آتش کر دیتی ہیں۔

لاہور یکم دسمبر۔ سر فیروز خاں نون راولپنڈی کے شہری حلقے سے کھڑے ہوں گے۔ انہیں لیگ ٹکٹ مل چکا ہے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ سوویٹ روس نے جو یادداشت ایرانی حکومت کی درخواست کے جواب میں بھیجی ہے۔ اس کے متعلق یہاں عام خیال ہے۔ کہ وہ ناتسلی بخش ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر حکومت ایران نے شمالی ایران کی طرف اپنے دستوں کو حرکت دی۔ تو سرخ فوجیں جوابی کاروائی کرینگی۔

روم یکم دسمبر۔ اٹلی کی ایپلکن پارٹی نے خانہ جنگی کی دھمکی دیتے ہوئے ولی عہد امبرٹو سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اس وقت تک کے لئے تخت سے دست بردار ہو جائیں۔ جب تک کہ اٹلی کی اسمبلی یہ فیصلہ نہ کرے۔ کہ اٹلی کے لئے سلطنت کی ضرورت ہے۔ یا جمہوریت کی۔

لاہور یکم دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ کی میٹنگ میں دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھ رجسٹرار کے استعفیٰ پر غور کیا گیا۔ اور اسے منظور کر لیا گیا۔ سینٹ نے کیپٹن شیخ محمد بشیر کو یونیورسٹی کا قائم مقام رجسٹرار مقرر کیا ہے۔

طہران یکم دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ طہران کے ریلوے سٹیشنوں اور رسل و رسائل کے مرکزوں سے تمام باقی ماندہ روسی فوجوں کو ہٹا لیا گیا۔ اور انہیں طہران سے باہر چار میل دور ایک کیمپ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایرانی گورنمنٹ نے روسی گورنمنٹ کو غضبناک کر دیا ہے۔ اور ان کے باہمی خوشگوار تعلقات خراب ہوگئے ہیں۔

طہران یکم دسمبر۔ حکومت ایران کے نام روس کا مکمل جواب آج شائع ہو گیا ہے۔ اس مراسلہ میں حکومت ایران کو شمالی ایران میں فوجیں بھیجنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ اور ان تمام الزامات کی تردید کی گئی ہے۔ جو ایرانی گورنمنٹ نے روسی فوجوں کے خلاف عائد کئے ہیں۔ مراسلہ میں لکھا ہے اگر شمالی ایران میں مزید ایرانی فوجیں بھیجی گئیں۔ تو وہاں لڑائی اور خون خرابہ شروع ہو جائیگا۔ ان حالات میں روس اپنی فوجوں کی حفاظت کے لئے مزید روسی فوجیں لانے پر مجبور ہو جائیگا۔ چونکہ روس ایران میں مزید فوجیں بھیجنا نہیں چاہتا۔ اس لئے وہ مزید ایرانی فوجوں کو شمالی ایران میں بھیجنا دانشمندانہ اقدام نہیں سمجھتا۔ روس کے

ماسکو ۲ر دسمبر۔ ایک ریڈیائی نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ شمالی ایران میں حکومت ایران کا گورنر پہنچ گیا ہے۔ اسے بغاوت فرو کرنے کے لئے مکمل آزادی ہے۔ یہ غلط ہے۔ کہ حکومت روس باغیوں کی پشت پناہ ہے۔ یہ ان کا اپنا گھریلو معاملہ ہے۔ روس کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔

دہلی ۲ر دسمبر۔ آج ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند اور لیڈی ویول ریاست بہاولپور میں پنج ند کا بند دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ نواب صاحب بہاولپور نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔

بٹاویہ ۲ر دسمبر۔ سمرانگ میں اب بالکل امن ہو گیا ہے۔ اور سب راستے کھل گئے ہیں۔

بٹاویہ ۲ر دسمبر۔ آج بینڈونگ میں کئی جگہ برطانوی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ اتحادی حکم کے ماتحت جاپانی ٹینک بھی گورکھا سپاہیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ انڈونیشین دستوں نے آدھا شہر خالی کر دیا ہے۔

طہران ۲ر دسمبر۔ کردستان میں کرد بغاوت پھیلانے کے لئے اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲ر دسمبر۔ فتح کی نمائش آج شام ختم ہوگئی۔ کمانڈر انچیف سر آکنلک نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا پوری کوشش کر رہی ہے۔ کہ اتحادی اقوام کی فتح کے لئے ہندوستان نے جو کوشش کی ہے۔ اس کے لئے اسے تاریخ میں وہی جگہ ملے۔ جس کا وہ مستحق ہے۔

کلکتہ ۲ر دسمبر۔ دسمبر ۱۹۴۱ء کے بعد برما سے چاول کا پہلا جہاز آج یہاں پہنچا۔ جس میں ۶۶۰۰ ٹن چاول تھے۔ عنقریب دو اور جہاز آنیوالے ہیں۔

نئی دہلی یکم دسمبر۔ آج چودھویں ہندوستانی فوج کو سرکاری طور پر توڑ دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے چودھویں فوج کے سپاہیوں کے نام ایک پیغام میں انہیں خراج تحسین ادا کیا ہے۔

لاہور یکم دسمبر۔ سید امجد علی شاہ پارلیمنٹری سکرٹری حکومت پنجاب نے یونینسٹ پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور آپ باقاعدہ طور پر مسلم لیگ میں شریک ہوگئے ہیں۔

ایک منٹ میں فوٹو اتار لو

فوٹو کیمرہ 5/8/- روپے

جو لوگ کیمرہ کا بٹن دبانا بھی نہیں جانتے۔ وہ بھی ان سے آسانی سے مرد۔ بچے۔ عورت و دیگر ہر قسم کی سین سینریاں۔ دریا۔ پہاڑ باغ وغیرہ کے خوبصورت اور شاندار فوٹو اتار کر اپنی شہرت اور قسمت کو چمکا سکتے ہیں۔ یہ کیمرے خوبصورت اور لاجواب ہیں۔ ان کیمروں نے مارکیٹ کے تمام کیمروں کو مات کر دیا ہے۔ قیمتیں بہت ہی کم رکھی گئی ہیں۔

بکس کیمرہ پانچ روپے آٹھ آنے (5/8/-) اکسٹرا اسپیشل سات روپے آٹھ آنے (7/8/-)
ڈی لکس اکسٹرا اسپیشل فی کیمرہ گیارہ روپے چار آنے (11/4/-) محصول ڈاک بذمہ خریدار چھ آنے

نوٹ:۔ ہر کیمرہ کے ساتھ فوٹو اتارنے کے لئے کاغذ۔ فلمیں۔ مصالحہ جات مکمل پرچہ ترکیب استعمال باتصویر مفت روانہ ہوگا۔ ناپسند ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔ جلدی منگوالیں

منیجر برٹش انڈیا ناولٹی سٹور (A.Q) پی۔ بی ۔۹۶۔ امرتسر